اپنے امتحانات کی خوب تیاری کریں بلکہ شیڈول بنالیں۔ کچھ وقت آرام کے لیے، کچھ وقت تفریح کے لیے کہ تفریح صحت اور تازہ دم ہونے کے لیے بہت ضروری ہے۔ باقی وقت پڑھائی کی طرف خاص توجہ دیں کہ اسی مقصد کے لیے آپ گھر سے دور بھیجے گئے ہیں۔ آپ کی لگن آپ کو، والدین کو اور ملک کو فائدہ دے گی۔ والد اور والدہ آپ کے لیے دعا گو ہیں۔ ہم سب گھر والوں کی طرف سے سلام۔

والسلام

آپ کا بڑا بھائی

ا۔ب۔ج

۸۔ **درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور عنوان لکھیں۔**

نیشاپور کا ایک گاؤں غزالہ تھا جس میں استاد ایک امیر بچے کو پڑھانے روزانہ شہر سے آتا تھا۔ اس گاؤں میں ایک ایسا بچہ بھی رہتا تھا جو بہت غریب تھا لیکن اسے تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس بچے کو جب استاد کے بارے میں پتا چلا تو وہ اس کے پاس گیا اور درخواست کی کہ استاد جی مجھے پڑھنے کا بہت شوق ہے آپ مجھے بھی پڑھا دیا کریں۔ استاد نے اس سے کہا میں صرف اس بچے کو پڑھانے کا معاوضہ لیتا ہوں اگر میں تمہیں پڑھاؤں گا تو یہ بے ایمانی ہوگی۔ وہ بچہ استاد سے عرض کرتا ہے کہ آپ جب شہر جاتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ ساتھ پیدل چلا کروں گا اس دوران آپ مجھے پڑھا دیا کریں۔ استاد اس کے شوق کو دیکھتے ہوئے راضی ہو گیا اور یوں وہ بچہ استاد سے روزانہ پیدل سفر کے دوران تعلیم حاصل کرتا رہا۔ آج دنیا اس بچے کو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتی ہے۔

جواب: **عنوان:** علم کی لگن

تلخیص: نیشاپور کے گاؤں غزالہ میں ایک استاد ایک امیر بچے کو بڑھانے آتا تھا۔ وہاں ایک غریب بچے بھی تعلیم حاصل کرنے کا شوقین تھا۔ اُس نے استاد سے اسے پڑھانے کی درخواست کی لیکن استاد نے اسکی درخواست منظور کی بچے نے استاد سے کہا کہ میں آپکے ساتھ پیدل شہر تک جاؤنگا اور اس دوران آپ مجھے پڑھا دیا کریں بچے کے شوق کو دیکھتے ہوئے استاد راضی ہو گیا اور یوں اس بچے نے تعلیم حاصل کی انکا نام امام غزالیؒ ہے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

سبق نمبر 11

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

مرکزی خیال

اس سبق میں خدائی کا دعویٰ کرنے والے نمرود کے زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نبی ہونے کا تذکرہ ہے جنہوں نے بتوں کو توڑ کر اللہ کا پیغام دیا جسے نمرود نے پسند نہ کیا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دشمن ہو گیا اور انہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینکا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

خلاصہ

اس نظم میں حفیظ جالندھری نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے۔ بابل کے بادشاہ نمرود نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ ہر طرف کفر کا اندھیرا تھا۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے انکے معبد میں موجود تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا۔ مگر آپ کے اس عمل کو بادشاہ نمرود نے پسند نہ کیا اور نہ اُسے آپ کی باتیں اچھی لگیں کیونکہ آپ کی باتیں ماننے سے اُسے خدائی چھوڑنی پڑتی تھی۔ اور وہ شیطان کا بندہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دشمن ہو گیا اور چراغ حق کو بجھانے کے لئے اس نے آتشکدہ روشن کیا۔ اور اس آگ کے انبار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھینک دیا۔ تاکہ وہ اس میں جل کر ختم ہو جائیں لیکن آگ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱،۲۔

کیا نمرود نے بابل میں جب دعوٰی خدائی کا
جہاں میں، عام شیوہ ہو گیا جب خود ستائی کا
اندھیرا ہی اندھیرا کفر نے ہر سمت پھلایا

تو ابراہیم علیہ السلام کو ، اللہ نے ، مبعوث فرمایا

حوالہ متن: **نظم کا نام:** حضرت ابراہیم علیہ السلام

شاعر کا نام: حفیظ جالندھری

تشریح: اس شعر میں حفیظ جالندھری فرماتے ہیں کہ عراق کے شہر بابل میں نمرود نامی حکمران نے خدا ہونے کا دعویٰ کر دیا اس وقت جب لوگوں کو اپنی تعریف کروانے کا چلن دنیا میں عام تھا اور ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ لوگ اس کی تعریف کریں اسے اچھا کہیں ،اسی کی باتیں کریں، لوگ اپنی تعریف سن کر خوش ہوتے تھے۔اور یہ رواج وہاں بہت ہی عام ہو گیا تھا لہذا وہاں کے حکمران نے اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ جانتے ہوئے اپنے آپ کو خدا ہونے کا دعویٰ کر دیا۔اس زمانے میں ہر طرف کفر وظلمت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔روشنی کی کوئی کرن نہ تھی۔سیدھی راہ دکھانے والا کوئی نہ تھا اور دنیا گمراہی میں مبتلا تھی تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچائیں اور انہیں سیدھا راستہ دکھا کر گمراہی اور غلط راستے سے نکالیں۔

شعر نمبر ۳،۴۔

مٹا ڈالے بتوں کو توڑ کر اوہام ،مرسل نے
دیا بندوں کو پھر اللہ کا ، پیغام مُرسل نے
کیا شیطان کو رسوا ،عدوئے جان و دیں کہہ کر
کیا سینوں کو روشن ، لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ کہہ کر

حوالہ متن: **نظم کا نام:** حضرت ابراہیم علیہ السلام

شاعر کا نام: حفیظ جالندھری

تشریح: ان اشعار میں حفیظ جالندھری حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں بتاتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا شروع کر دیا اور انہیں راہ حق کی طرف بلایا اس زمانے کے لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور ان سے اپنی مرادیں مانگتے تھے اور ان پر ہی ایمان لاتے تھے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان لوگوں کے اندیشے وسوسے اور بتوں پر یقین ختم کرنے کے لئے ایک دن بتکدہ میں جا کر تمام بتوں کو کلہاڑی سے توڑ ڈالا اور کلہاڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب لوگ بتکدہ میں عبادت کرنے آئے تو وہ یہ دیکھ کر بہت غصے میں آئے اور پوچھنا شروع کیا کہ کس نے ان خداؤں کا یہ حشر کیا ہے۔اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے کہا کہ بڑے بت سے پوچھو کہ کس نے باقی بتوں کو توڑ ڈالا ہے اگر وہ بات کر سکتا ہے۔اس پر لوگوں کو یقین ہو گیا کہ بتوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہی توڑا ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو پھر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تا کہ وہ سیدھے راستہ پر چلیں۔آپ نے شیطان کو جان اور دین کا دشمن کہہ کر اسے رسوا اور بے عزت کیا۔اسی طرح ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رب کو پہچاننے کے لئے تلاش شروع کی پہلے ستارہ دیکھا تو اسے اپنا رب سمجھا لیکن وہ ڈوب گیا بعد ازاں چاند کو دیکھا تو اسے روشن چمکدار دیکھ کر اپنا رب سمجھا لیکن وہ بھی ڈوب گیا۔صبح کے وقت آپ نے سورج کو دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے کیونکہ یہ سب سے بڑا ہے لیکن جب سورج شام کو غروب ہو گیا تو کہنے لگے میں ہو جانے والے کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی رب جانتا ہوں اور کہنے لگے کہ میں اپنا منہ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں یکسو ہوں اور میں اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا۔اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سینا نور خدا سے روشن ہو گیا۔

شعر نمبر ۵،۶۔

مگر نمرود کو بھائیں ، نہ یہ باتیں بھلائی کی
کہ مسند چھوڑنی پڑتی تھی ، کافر کو خدائی کی
ہُوا یہ بندہ شیطان ، خلیل اللہ کا دشمن
چراغ حق بجھانے کو ، کیا آتش کدہ روشن

حوالہ متن: **نظم کا نام:** حضرت ابراہیم علیہ السلام

شاعر کا نام: حفیظ جالندھری

تشریح: ان شعروں میں حفیظ جالندھری کہہ رہے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے اور ہدایت ورہنمائی کے لئے لوگوں کو بلانا نمرود بادشاہ کو بہت بُرا لگا اور اسے یہ باتیں اچھی نہ لگیں اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دشمن ہو گیا۔کیونکہ اگر وہ یہ باتیں مان لیتا اور ایک خدائے واحد پر ایمان لے آتا تو اُسکی اپنی خدائی کا دعویٰ جھوٹا پڑ جاتا اور اسکی بادشاہت بھی ختم ہو جاتی لہذا اُس نے

www.downloadclassnotes.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ختم کرنے کی تدبیریں شروع کردیں۔ نمرود چونکہ شیطان کا ماننے والا اور پیروکار تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جان کا دشمن تھا۔ لہٰذا اُس نے ہدایت اور سچائی کے چراغ کو بجھانے کے لئے ایک بہت بڑا آگ کا الاؤ تیار کروایا تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں پھینک کر جلا دیا جائے کیونکہ اُسے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دشمنی ہوگئی تھی کیونکہ وہ نمرود کو راہ حق اور ہدایت کی طرف اور ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے بلاتے تھے جبکہ نمرود تو شیطان کا بندہ تھا گمراہی کے راستے پر چلنے والا تھا اپنے آپ کو خدا کہتا تھا۔ اور رعایا اسے پوجتی تھی اور اسے خدا مانتی تھی۔ لہٰذا اس نے چراغ حق کو مٹانے کے لئے آتشکدہ میں آگ الاؤ تیار کروایا۔

شعر نمبر ۷،۸۔

خلیل اللہ کو اس آگ کے انبار میں پھینکا
گل توحید گویا ، تختہ گلزار میں پھینکا
بروئے کار ،آج بھی ، وہ نور پیشانی
ہوئی آگ ، ایک پل میں کوثر ، و تسنیم کا پانی

حوالہ متن: نظم کا نام: حضرت ابراہیم علیہ السلام

شاعر کا نام: حفیظ جالندھری

تشریح: ان اشعار میں حفیظ جالندھری نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے اور پھر آگ کے ردعمل کے بارے میں بتایا ہے کہ جب نمرود نے آگ کا ایک بہت بڑا انبار تیار کروالیا جسکی حدت میلوں تک تھی اور کوئی جاندار اس علاقے میں آگ کی گرمی کی وجہ سے زندہ نہیں رہ رہا تھا تو نمرود نے اپنے حواریوں کی مدد سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے الاؤ میں پھینک دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ایک خدا کو ماننے والے اور توحید کے پرستار تھے۔ لہٰذا انہیں تو کسی چیز کا خوف نہ تھا۔ انہیں تو خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ تھا ان کے لئے تو آگ ایک باغ کی مانند تھی نمرود کو کیا پتہ کہ توحید کا پرستار تو آگ کی بجائے ایک باغ میں پھینکا گیا ہے اور اسے خدائے تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے بچائیں گے لہٰذا ایسا ہی ہوا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے الاؤ میں پھینکا گیا تو آگ نے انہیں جلانے کے بجائے ٹھنڈی ہوگئی اور کوثر و تسنیم جیسی ٹھنڈی اور میٹھی نہریں جاری ہو گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچایا اور اللہ کے حکم سے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بخیر و عافیت آگ سے زندہ سلامت نکل آئے۔ یہ قدرت خداوندی کا معجزہ تھا کہ آگ جسکا کام ہی جلانا ہے وہ آگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔

شعر

کیا نمرود نے بابل میں جب دعوی خدائی کا
جہاں میں ، عام شیوہ ہو گیا جب خود ستائی کا

نثر

جب نمرود نے بابل میں خدائی کا دعوی کیا
جب جہاں میں خود ستائی کا عام شیوہ ہوگیا

شعر

اندھیرا ہی اندھیرا کفر نے ہر سمت پھلایا
تو ابراہیم علیہ السلام کو ، اللہ نے ، مبعوث فرمایا

نثر

کفر نے ہر سمت میں اندھیرا ہی اندھیرا پھیلایا
تو اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا

شعر

مٹا ڈالے بتوں کو توڑ کر اوہام ،مرسل نے
دیا بندوں کو پھر اللہ کا ، پیغام مُرسل نے

نثر

مرسل نے بتوں کو توڑ کر اوہام مٹا ڈالے
مرسل نے پھر اللہ کا پیغام بندوں کو دیا

شعر

کیا شیطان کو رسوا ،عدوئے جان و دیں کہہ کر
کیا سینوں کو روشن ، لا اُحِبُّ الآفِلِین کہہ کر

نثر

شیطان کو عدوئے جان و دین کہہ کر رسوا کیا
لَآ اُحِبُّ الآفِلِینَ کہہ کر سینوں کو روشن کیا

شعر

www.downloadclassnotes.com

مگر نمرود کو بھائیں ، نہ یہ باتیں بھلائی کی
کہ مسند چھوڑنی پڑتی تھی ، کافر کو خدائی کی

نثر

مگر نمرود کو یہ بھلائی کی باتیں نہ بھائیں
کہ کافر کو مسندِ خدائی چھوڑنی پڑتی تھی

شعر

ہُوا یہ بندہ شیطان ، خلیل اللہ کا دشمن
چراغ حق بجھانے کو ، کیا آتش کدہ روشن

نثر

یہ بندۂ شیطان خلیل اللہ کا دشمن ہوا
آتش کدہ چراغِ حق بجھانے کو روشن کیا

شعر

خلیل اللہ کو اس آگ کے انبار میں پھینکا
گُلِ توحید گویا ، تختہ گلزار میں پھینکا

نثر

اس آگ کے انبار میں خلیل اللہ کو پھینکا
گویا گل توحید تختہ گلزار میں پھینکا

شعر

بروئے کار ،آج بھی ، وہ نُورِ پیشانی
ہوئی آگ ، ایک پل میں کوثر ، وتسنیم کا پانی

نثر

وہ نور پیشانی آج بھی بروئے کار آیا
اک پل میں آگ کوثر و تسنیم کا پانی ہوئی

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ **حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے جو بابل میں نمرود بادشاہ کے زمانے میں مبعوث ہوئے۔ ان کے والد آذر بھی بت تراش تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو راہ حق کی ہدایت کی لیکن بادشاہ نمرود ان سے ناراض ہوگیا اور انکو آگ سے بھرے الاؤ میں پھینک دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آگ ٹھنڈی ہوگئی اور آپکو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ آپ نے اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی لیکن اللہ کے حکم سے ان کی جگہ مینڈھا ذبح ہوگیا۔ اس عظیم قربانی کی یاد میں عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے اور مسلمان جانوروں کو ذبح کرتے ہیں۔

○ **کیا آپ خلیل اللہ کے معنی جانتے ہیں؟**

جواب: خلیل اللہ کا مطلب اللہ کا دوست ہے۔

○ **حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نام سن کر کونسا واقعہ ذہن میں آتا ہے؟**

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نام سن کر قربانی کا عظیم واقعہ ذہن میں آتا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپکی قربانی قبول کرلی اور ایک مینڈھا کو قربان کردیا گیا۔ جس کی یاد میں مسلمان ''عیدالاضحیٰ'' مناتے ہیں اور جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شیوہ	طور طریقہ، انداز، دستور	اوہام	اندیشے، وسوسے
عدوئے جان	جان کا دشمن	کوثر و تسنیم	جنت کی نہروں کے نام
خودستائی	آپ اپنی تعریف کرنا	مُرسل	رسول، پیغمبر
آتش کدہ	زرتشیوں کی عبادت گاہ	تختہ گلزار	باغ میں تختہ، لکڑی

www.downloadclassnotes.com

پڑھنے کے دوران

○ **خودستائی سے کیا مراد ہے؟**

جواب: خودستائی سے مُراد اپنی تعریف خود کرنا یا اپنے کو آپ کو سراہنا۔

○ **اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیوں مبعوث فرمایا؟**

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا کہ نمرود بادشاہ نے خدائی کا دعویٰ کر دیا تھا اور کفر نے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا پھیلا رکھا تھا۔ راہِ حق کی کوئی روشنی نہ تھی۔

مشق

پڑھیے اور لکھیے

ا۔ **نظم پڑھ کر سوالوں کے جواب دیں۔**

(الف) **نمرود کون تھا اور کیوں چاہتا تھا؟**

جواب: نمرود بابل کا بادشاہ تھا اور اُس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ سب لوگ اس کی اطاعت کریں۔

(ب) **حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی مخالفت کے باوجود کیا کیا؟**

جواب: نمرود کی مخالفت کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑ کر وسوسے مٹا ڈالے اور بندوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا۔ شیطان کو رسوا کیا کہ وہ دین کا دشمن ہے اور شرک سے انکار کر دیا۔

(ج) **گُلِ توحید سے کون مُراد ہیں؟**

جواب: گُلِ توحید سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(د) **پیغامِ حق سننے کے بعد نمرود نے کیا کیا؟**

جواب: پیغامِ حق سننے کے بعد نمرود کو یہ باتیں پسند نہ آئیں کیونکہ اسے خدائی چھوڑنی پڑنی تھی تو وہ حضرت ابراہیم علیہ کا دشمن ہوگیا اور انہیں قتل کرنے کے لئے آتشکدہ میں آگ جلائی۔

(ہ) **حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس طرح ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا؟**

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام تبلیغ کرنے باز نہ آئے اور آگ میں پھینکے جانے کو ثابت قدمی سے قبول کیا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انہیں آگ میں جلنے سے بچالیا۔

۲۔ **نامکمل مصرعے کو مکمل کریں۔**

ا۔ جہاں میں عام شیوں ہو گیا جب خودستائی کا

۲۔ تو ابراہیم کو اللہ نے مبعوث فرمایا

۳۔ مگر نمرود کو بھائیں نہ یہ باتیں بھلائی کی

۴۔ ہوا یہ بندۂ شیطان خلیل اللہ کا دشمن

۵۔ گُلِ توحید گویا تختۂ گلزار میں پھینکا

۳۔ **دُرست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔**

ا۔ مرسل نے بتوں کو توڑ کر مٹا ڈالا:

i. ابہارم ii. اوہام
iii. ایہام iv. مدام

جواب: ii. اوہام

ب۔ مرسل نے بندوں کو پیغام دیا:

i. اللہ کا ii. رسول کا
iii. فرشتوں کا iv. اُستاد کا

جواب: i. اللہ کا

ج۔ نمرود کو باتیں پسند نہیں آئیں:

i. رہنمائی کی ii. دانائی کی
iii. رازکی iv. بھلائی کی

جواب: iv. بھلائی کی

د۔ چراغِ حق کو بجھانے کے لیے روشن کیا گیا:

i. بت کدہ ii. مے کدہ
iii. آتش کدہ iv. صنم کدہ

جواب: iii. آتش کدہ

ہ۔ کفر نے ہر سمت پھیلایا:

www.downloadclassnotes.com

i. گناہ　　ii. اندھیرا

iii. انکار　　iv. ظلم

جواب: ii. اندھیرا

سنیے اور بولیے

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ سنیں اور بیان کریں۔

جواب: بابل کے بادشاہ نمرود نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ ہر طرف کفر کا اندھیرا تھا۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے انکے معبد میں موجود تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا۔ مگر آپ کے اس عمل کو بادشاہ نمرود نے پسند نہ کیا اور نہ اُسے آپ کی باتیں اچھی لگیں کیونکہ آپ کی باتیں ماننے سے اُسے خدائی چھوڑنی پڑتی تھی۔ اور وہ شیطان کا بندہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دشمن ہو گیا اور چراغ حق کو بجھانے کے لئے اس نے آتشکدہ روشن کیا۔ اور اس آگ کے انبار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھینک دیا۔ تاکہ وہ اس میں جل کر ختم ہو جائیں لیکن آگ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

زبان سیکھیے

۵۔ تذکیر و تانیث کے حوالے سے غلط فقرات کی درستی کریں۔

غلط فقرات	درست فقرات
میلے میں کئی مرد اور عورتیں آئے۔	میلے میں کئی مرد اور عورتیں آئیں۔
میری قلم اچھی ہے۔	میرا قلم اچھا ہے۔
اس کا سانس پھولا ہوا ہے۔	اسکی سانس پھولی ہوئی ہے۔
یہ دہی بہت کھٹی ہے۔	یہ دہی بہت کھٹا ہے۔
میں نے اخبار پڑھی ہے۔	میں نے اخبار پڑھا ہے۔
مکان کا چھت نیا ہے۔	مکان کی چھت نئی ہے۔
آپ کی مزاج کیسی ہے؟	آپکا مزاج کیسا ہے۔

۶۔ درج ذیل متشابہ الفاظ کو دو مختلف معنوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
دام	بازاروں میں تمام اشیاء کے دام بڑھ گئے۔ جنگل میں پرندے شکاری کے دام میں آ گئے۔
مہر	ہمیں اپنے رشتہ داروں سے مہر و محبت سے پیش آنا چاہیے۔ نکاح میں لڑکی کا مہر مقرر کیا جاتا ہے۔
ریت	یہ دنیا کی ریت ہے ہر ایک کو جانا ہے۔ سمندر کے کنارے بچے ریت کے گھروندے بناتے ہیں۔
سکھ	ملک کے اندر سکھ چین سے رہنا چاہیے۔ ہمارے سکھ بھائی ننکانہ صاحب زیارت کے لئے آتے ہیں۔
پل	دریائے سندھ پر بہت سے پُل ہیں۔ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے گرمیوں میں ایک پل چین نہیں آتا۔

سوچیے اور لکھیے

۷۔ مندرجہ ذیل اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کریں۔

خلیل اللہ کو اس آگ کے انبار میں پھینکا
گُلِ توحید گویا تختۂ گلزار میں پھینکا
بروئے کار آیا آج بھی وہ نورِ پیشانی
ہوئی آگ ایک پل میں کوثر و تسنیم کا پانی

جواب: ان اشعار میں حفیظ جالندھری نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے اور پھر آگ کے ردِعمل کے بارے میں بتایا ہے کہ جب نمرود نے آگ کا ایک بہت بڑا انبار تیار کروایا جسکی حدت میلوں تک تھی اور کوئی جاندار اس علاقے میں آگ کی گرمی کی وجہ سے زندہ نہیں رہ رہا تھا تو نمرود نے اپنے حواریوں کی مدد سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے الاؤ میں پھینک دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو

www.downloadclassnotes.com

ایک خدا کو ماننے والے اور توحید کے پرستار تھے۔ لہذا انہیں تو کسی چیز کا خوف نہ تھا۔ انہیں تو خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ تھا ان کے لئے تو آگ ایک باغ کی مانند تھی نمرود کو کیا پتہ کہ توحید کا پرستار تو آگ کی بجائے ایک باغ میں پھینکا گیا ہے اور اسے خدائے تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے بچائیں گے لہذا ایسا ہی ہوا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے الاؤ میں پھینکا گیا تو آگ نے انہیں جلانے کے بجائے ٹھنڈی ہوگئی اور کوثر و تسنیم جیسی ٹھنڈی اور میٹھی نہریں جاری ہو گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچایا اور اللہ کے حکم سے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بخیر و عافیت آگ سے زندہ سلامت نکل آئے۔ یہ قدرتِ خداوندی کا معجزہ تھا کہ آگ جس کا کام ہی جلانا ہے وہ آگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔

۸۔ جملے بنائیں:

الفاظ	جملے
شیوہ	نیک لوگوں کا شیوہ اچھائی اور نیکی ہے۔
خودستائی	متکبر لوگ خودستائی میں مبتلا ہوتے ہیں۔
مبعوث	اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو مبعوث کیا۔
مسند	مسندِ وزارت پر بیٹھتے ہی اسکے انداز ہی بدل گئے۔
دعوٰی	ماں نے عدالت میں بچوں کی حوالگی کا دعوٰی کر دیا۔

۹۔ **نظم کا خلاصہ لکھیں۔**

جواب: اس نظم میں حفیظ جالندھری نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے۔ بابل کے بادشاہ نمرود نے خدائی کا دعوٰی کر دیا۔ ہر طرف کفر کا اندھیرا تھا۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے انکے معبد میں موجود تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا۔ مگر آپ کے اس عمل کو بادشاہ نمرود نے پسند نہ کیا اور نہ اُسے آپ کی باتیں اچھی لگیں کیونکہ آپ کی باتیں ماننے سے اُسے خدائی چھوڑنی پڑتی تھی۔ اور وہ شیطان کا بندہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دشمن ہوگیا اور چراغ حق کو بجھانے کے لئے اس نے آتشکدہ روشن کیا۔ اور اس آگ کے انبار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھینک دیا۔ تاکہ وہ اس میں جل کر ختم ہو جائیں لیکن آگ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

۱۰ **''بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق'' کے موضوع پر تقریر کریں۔**

جواب: جنابِ والا! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق یہ مصرعہ طرح اللہ تعالیٰ کے دوست اور پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس مشہور واقعہ کی طرف استارہ کرتا ہے۔ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب بتکدہ میں جا کر تمام چھوٹے بڑے بتوں کو کلہاڑی کے وار سے توڑ ڈالا اور پھر کلہاڑی سب سے بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دی اور چل دئے۔ جب اُس بتکدہ کے بڑے اور چھوٹے پجاری عبادت کے لئے وہاں آئے تو وہ یہ دیکھ کر بہت حیران رہ گئے کہ کون ہے جس نے ان کے معبودوں کو توڑ ڈالا ہے۔ تو کسی نے بتایا کہ ابراہیم نام کے ایک شخص نے یہ کام کیا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلایا گیا تو انہوں نے نہایت اعتماد اور یقین کے ساتھ انہیں کہا کہ بڑے بُت سے پوچھو اگر وہ بول سکتا ہے اور پھر ساتھ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام حق بھی پیش کر دیا۔

جنابِ والا! پیغام ہدایت سن کر وہ سب لوگ بہت غصے میں آگئے اور آپ کو جھٹلا دیا۔ اور بادشاہ نمرود کو آپ کی شکایت لگادی نمرود نے اپنے وزیروں سے مشورہ کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا کہ انہیں آگ میں پھینک دیا جائے۔ لہذا ایک بہت بڑے آگ کے الاؤ تیار کرنے کا حکم دیا۔ سارے ملک سے لکڑیاں لاکر بہت بڑے آگ تیار کی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں پھینکنے کی تیاری کی۔ پھر ایک تہوار کے موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لایا گیا۔ اور انہیں آگ میں پھینکنے کا حکم دے دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خاص پیغمبر اور دوست تھے۔ اللہ تعالیٰ کے عشق میں وہ اس قدر ڈوبے ہوئے تھے۔ کہ انہیں آگ سے کسی قسم کا ڈر خوف یا خطرہ محسوس نہ ہوا اور نہ ہی انہیں کس قسم کی گھبراہٹ تھی۔ نمرود کی بھڑکائی ہوئی آگ ان کے سامنے کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی اور وہ بلا خوف وخطر اس آگ میں کودنے کو تیار تھے انہیں کسی قسم کا غم یا خوف نہ تھا انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر اسقدر بھروسہ تھا کہ آگ کی حدت اور جلنے کی

www.downloadclassnotes.com

خاصیت بھی انہیں اس چیز سے نہ روک سکی اور نہ انکے حوصلے پست کر سکی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام وحدانیت ان لوگوں تک پہنچا ئیں۔ انہوں نے بلا خوف وخطر آگ میں کودنا قبول کیا لیکن اپنے ایمان ویقین اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے پیچھے نہ ہٹے۔ اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا۔

جناب والا! نمرود اور اسکے حواریوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلتی ہوئی آگ کے الاؤ میں پھینک دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلیل اور دوست کو بچانے کا پورا انتظام کیا ہوا تھا۔ آگ کو حکم دیا گیا یٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ۔ اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا، لہذا حکم خداوندی کے تحت آگ ٹھنڈی اور گل وگلزار ہو گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی بھی گزند یا تکلیف نہ پہنچی اور وہ خیر و عافیت سے اس جلتی ہوئی آگ میں زندہ سلامت رہے اور باہر نکل آئے۔ تو یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عشق کی انتہا تھی کہ وہ بلا خوف وخطر نمرود کی بھڑکائی ہوئی آگ میں کودنے کو تیار تھے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ خدائے واحد کی ذات انہیں مایوس نہیں کرے گی اور انہیں بچائے گی۔ اور اسی طرح ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دوست اور خلیل کو جلتی ہوئی آگ میں سے بچا کر یہ بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے اور اسکے ساتھ شرک نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان رکھتا ہے اور انکی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے۔

والسلام

سبق نمبر 12

انفارمیشن ٹیکنالوجی

مرکزی خیال

انفارمیشن کے معنی معلومات کے ہیں خواہ معلومات کا تعلق ماضی، حال یا مستقبل سے ہو۔ ان معلومات کے ذریعوں کو ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے۔ آج معلومات کا تبادلہ کرنا، اسے محفوظ کرنا، دوبارہ ضرورت پڑنے پر استعمال کرنا نہایت آسان ہے۔ یہ سب بیسویں صدی میں کمپیوٹر کی ایجاد سے ممکن ہوا ہے۔ پیدائش، موت، نکاح، طلاق، ڈومیسائل، فرد ملکیت، ڈرائیونگ لائسنس، ٹیکس، قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ کا حصول انفارمیشن ٹیکنالوجی سے نہایت آسان ہو گیا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے اردو پورٹل، اردو سرچ انجن، اردو انسائیکلوپیڈیا، لغات اور دستاویزات کی طباعت، اردو آموزش سافٹ ویئر، بچوں کا ادب وغیرہ کا اجراء ہو چکا ہے۔

خلاصہ

انفارمیشن انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "معلومات" کے ہیں۔ معلومات خواہ ماضی، حال یا مستقبل سے متعلقہ ہوں ان معلومات کی بنیاد پر ہم کچھ اقدامات کر کے اپنی زندگی کو آسان بنا سکتے ہیں۔ آج کی دنیا میں ان معلومات کو حاصل کرنے کے ذریعوں کو ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے۔ سب سے پہلے انسان اشاروں کے ذریعے اور حرکات وسکنات کے ذریعے سے اپنی معلومات دوسروں تک پہنچاتا تھا مگر پھر اس کے بعد کاغذ ایجاد ہوا تو لوگوں نے کتاب کو معلومات کے منتقل کرنے کا ذریعہ بنا لیا۔ بیسویں صدی میں کمپیوٹر کی ایجاد سے پیغامات اور معلومات کے تبادلے کا عمل نہایت آسان اور تیز تر ہو گیا۔ یوں دنیا گلوبل ویلیج بن گئی۔

انگریزی اور دیگر زبانوں کی طرح اردو نے بھی خود کو انفارمیشن ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کر لیا ہے۔ آج پاکستان میں اردو اخبار کمپیوٹر کی مدد سے لکھے جانے لگے ہیں۔ ایک سافٹ ویئر تیار کرنے والی کمپنی نے ۱۹۸۰ء میں اردو سافٹ ویئر تیار کیا۔ اردو سافٹ ویئر کے سفر کو تقریباً چونتیس برس کا عرصہ ہو چکا ہے۔ انٹرنیٹ کی ویب سائٹ ریختہ ڈاٹ او آر جی پر ابجدی فہرست میں تین ہزار سے زائد شاعروں کے کلام کی ویڈیوز موجود ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس ویب سائٹ پر تا حال ہزاروں غزلوں، متفرق اشعار و نظموں کے علاوہ ای-بکس کا گراں قدر سرمایہ موجود ہے۔ انٹرنیٹ کی سب سے بڑی کمپنی گوگل نے دنیا کی مختلف زبانوں کا باہمی ترجمے کا اہتمام بھی کر دیا ہے جسے گوگل ترجمہ کاری کہا جاتا ہے۔

اردو زبان کی تحقیقات کو عام لوگوں تک پہنچانا چاہیے تاکہ اردو زبان کو فروغ ملے اور عام لوگوں کی زندگی کو آسان بنانے میں مدد بھی ملے۔